بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

ربوہ

فون ۴۴۹

جلد ۷۳ | پیر ۲۵ رمضان المبارک ۱۴۰۴ھ ۲۵ احسان ۱۳۶۳ش ۲۵ جون ۱۹۸۴ء | نمبر ۱۴۶

اخبار احمدیہ

- ربوہ ۲۳ احسان / جون۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے"

احباب کرام خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور برکتوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے آمین

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

اللہ کے اولیاء دنیا میں تنگی اٹھا کر بھی اللہ کو اختیار کرتے ہیں

وہ کبھی پیچھے نہیں ہٹتے بلکہ آگے ہی آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں

وہ اللہ سے قسمیہ عہد کر لیتے ہیں کہ وہ اپنے نفسوں کی خاطر کسی سے محبت اور عداوت نہیں کرینگے:

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اللہ تعالیٰ کے خاص مقربین کی علامات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"وہ اللہ سے قسمیہ عہد کر لیتے ہیں کہ وہ اپنے نفسوں کی خاطر کسی سے محبت اور عداوت نہیں کریں گے۔ اور وہ اپنے نفسوں سے دور بھاگتے ہیں اور ان کا ظاہر اور باطن اپنے رب کے سامنے حاضر ہو جاتا ہے اور وہ منقطع ہو کر آجاتے ہیں۔ سعادت کے پھل حاصل کرنے کے لئے اپنے نفسوں کو فنا کر دیتے ہیں اور نئی ولادت کے پانے کے لئے مر جاتے ہیں اور وہ خطرات برداشت کر کے اپنے رب کو راضی کر لیتے ہیں اور قضاء و قدر کے نیچے صبر کرتے ہیں اور جو کچھ اخلاص کا تقاضا اور مخلصین کی شرائط ہوتی ہیں ان کو پورا کرتے ہیں وہ ایک قوم ہے۔ جن کو اللہ اس طرح مخفی کر لیتا ہے جس طرح اپنی ذات کو مخفی کیا ہوا ہے اور ان پر اپنی چمک ڈالتا ہے اور باوجود اس کے وہ اپنے چہروں اور پیشانیوں سے پہچانے جاتے ہیں اور اللہ کا نور ان کے چہروں پر چمکتا ہے اور نور ان کے آگے اور پیچھے عیاں ہوتا ہے۔"

(تذکرۃ الشہادتین (ترجمہ از عربی) صفحہ ۹۷، ۹۸)

پھر فرمایا:۔

"اللہ کے اولیاء دنیا میں عیش و عشرت نہیں چاہتے اور تنگی اٹھا کر بھی اللہ کو اختیار کرتے ہیں اور اپنے نفسوں کو پاک کرتے ہیں اور ان کو دھو دیتے ہیں۔ وہ اس دنیا کی تکالیف کو برداشت کرتے ہیں اور آخرت کی ہلاکت سے ڈرتے ہیں اور اس کے لئے مجاہدہ کرتے ہیں۔ ان پر کوئی وقت نہیں آتا۔ مگر یہ کہ وہ عرفان میں بڑھتے ہیں اور ان پر سورج نہیں چڑھتا مگر یہ کہ تو ان کے دن کو پچھلے دن سے بہتر پائے گا۔ وہ کبھی پیچھے نہیں ہٹتے۔ بلکہ آگے ہی بڑھتے ہیں۔ اللہ ان کو نوریں بڑھاتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ شناخت نہیں کئے جا سکتے۔ جاہل ان کو گندہ انسان سمجھتا ہے حالانکہ وہ اپنے نفسوں سے بہت دور ہوتے ہیں۔ جب ان کو کوئی شیطانی خیال چھوتا ہے تو وہ اللہ کی طرف تضرع کرتے ہوئے آتے ہیں۔ اور دوڑ کر اپنی پناہ کی طرف چلے جاتے ہیں۔ پس وہ اچانک دیکھنے والے ہو جاتے ہیں۔ وہ دعا کے لئے سستی کے ساتھ کھڑے نہیں ہوتے بلکہ قریب ہوتا ہے کہ وہ اپنی دعاؤں میں مر جائیں پس ان کے تقویٰ کی وجہ سے ان کی سنی جاتی ہے اور فریاد رسی ہوتی ہے ..... وہ ایک پوشیدہ قوم ہے اور اسی وجہ سے ان کے معاملہ میں بہت سے لوگ ہلاک ہو جاتے ہیں۔" (تذکرۃ الشہادتین (ترجمہ از عربی) صفحہ ۹۸)

(باقی صفحہ ۸ پر)

جون کے مہینہ میں خصوصی دعاؤں کی تحریک:

قدرتِ ثانیہ کے مظہر ثالث سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے ۵ جون ۱۹۸۱ء کو اسلام آباد میں ایک خطبہ ارشاد فرمایا تھا جس میں حضور نے جون کے مہینہ میں جماعت کی پریشانیاں دور ہونے کے لئے خصوصی دعاؤں کی تحریک فرمائی۔ اس خطبہ کا جو خلاصہ ۱۱ جون ۱۹۸۱ء کے الفضل میں شائع ہوا اس کا ایک حصہ تبرکاً دوبارہ شائع کیا جاتا ہے:۔

حضور نے فرمایا:۔

"انسانی زندگی میں نشیب و فراز، اونچ نیچ لگی ہوئی ہے۔ یہ زندگی کا خاصہ ہے۔ عسر اور یسر کا بھی قرآن کریم نے ذکر کیا ہے اس لئے منتظر ہیں۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جون کا مہینہ جو باقی رہ گیا ہے اس میں خصوصی طور پر بڑی کثرت کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ جماعت کی پریشانیوں کو دور کرے اور جس طرح ہمیشہ ہی اپنی ۹۲ سالہ زندگی میں ہم نے مشاہدہ کیا ہے وہ ہماری مدد کو آئے۔ کیونکہ جس وقت دنیا کے سارے دروازے انسان پر بند ہو جاتے ہیں تو صرف ایک دروازہ ایسا ہے جس کے متعلق یہ اعلان کیا گیا ہے وہ انسان پر بند نہیں ہوتا وہ اللہ تعالیٰ کا دروازہ ہے اسے کھٹکھٹائیں پریشانیاں دور ہو جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ! یہ وقتی ادوار ہیں جو مومن ..... کی زندگی میں آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ میں تمہیں آزماؤں گا۔ یہ ادوار آئیں گے لیکن ابدی اور حقیقی خوشیاں اس زندگی میں بھی سوائے مومن کے اور کسی کو نہیں ملتیں۔"

فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرے۔ ہماری کمزوریوں پر مغفرت کی چادر ڈالے اور جس کے ہم مستحق نہیں وہ بھی ہمیں عطا کرے۔ آمین!"

(الفضل ۱۱ جون ۱۹۸۱ء)

(مرسلہ مکرم جمیل احمد صاحب ایم اے۔ فیصل آباد)

پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۵ رمضان المبارک ۱۴۰۴ھ

۲۵ احسان ۱۳۶۳ ہش

انسان کی فطرتی کمزوری اور اس کے ازالہ کا خدائی سامان

انسان کو ہر چند کہ اعلیٰ طاقتیں، قوتیں اور صلاحیتیں دی گئی ہیں لیکن اپنی فطرت میں وہ کمزور بھی واقع ہوا ہے اسی لئے جہاں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ (التین آیت ۵) یعنی یہ کہ ہم نے انسان کو موزوں سے موزوں حالت میں پیدا کیا ہے وہاں ساتھ ہی یہ بھی فرمایا خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا (النساء آیت ۲۹) یعنی یہ کہ انسان کو کمزور پیدا کیا گیا ہے۔ یہ کمزوری ہی کی وجہ ہے کہ بسا اوقات انسان لغزش کھا جاتا ہے اور اگر وہ نفسِ امارہ سے مغلوب ہو جائے تو گناہ کا ارتکاب بھی کر بیٹھتا ہے۔

موزوں سے موزوں حالت میں پیدا کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انسان کو شریعت کے احکام بجا لانے کے لئے مکلف کیا ہے اور ساتھ ہی اس کی فطرت میں کمزوری بھی رکھ دی ہے جس کی وجہ سے اس کے لئے شریعت کے احکام کی بجا آوری میں روک واقع ہو سکتی ہے۔ بظاہر یہ بات عجیب معلوم ہوتی ہے اور عقل کہتی ہے کہ جب انسان پر اللہ تعالیٰ نے شریعت کے احکام کی بجا آوری کا بوجھ ڈالنا تھا اور اس کے مطابق اسے طاقتیں اور صلاحیتیں بھی عطا کرنا تھیں تو پھر اس کی فطرت میں کمزوری کیوں ودیعت کی اور اس طرح احکام شریعت کی بجا آوری میں رخنہ پڑنے کی راہ کیوں کھولی۔ اس میں شک نہیں انسان اپنی فطرت میں کمزور واقع ہوا ہے لیکن اس حکیم مطلق نے اس کمزوری کے سدِباب کا بھی ساتھ ہی انتظام فرما دیا تاکہ انسان اس فطرتی کمزوری پر قابو پا کر شریعت کے احکام بجا لائے اور اس طرح اجر و ثواب کا مستحق ٹھہرے۔ فطرت کی کمزوری اور اس کے اثرات کو دور کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے دو چیزیں مقرر کی ہیں ایک تو اس نے خود غفور ہونے کی حیثیت سے مومنوں کے لئے لازم قرار دیا ہے کہ وہ استغفار کو اپنا شعار بنائیں۔ یعنی خدا تعالیٰ سے مسلسل یہ دعائیں کرتے رہیں کہ وہ ان کی فطرت کو اپنی طاقت کا سہارا دے اور انہیں اپنی حمایت اور نصرت کے حلقہ کے اندر لے لے تاکہ بشریت کی کوئی کمزوری ظاہر ہی نہ ہو اور اگر کوئی کمزوری ظاہر ہو ہی جائے تو اسے معاف کر دے اور اس کی پاداش سے بچا لے۔ دوسرے اس نے توّاب ہونے کی حیثیت سے ایسے لوگوں کو جو گناہوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں ہدایت کی ہے کہ وہ توبہ کے ذریعہ اس کا تدارک چاہیں یعنی کمال ندامت کا اظہار کر کے آئندہ کے لئے گناہوں کے قریب نہ جانے کا پختہ عزم کریں اور خدا تعالیٰ سے التجا کریں کہ وہ انہیں اپنا یہ عزم نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے وعدہ کیا ہے کہ اگر وہ استغفار اور توبہ کو اپنا شعار بنائیں گے تو وہ ان کی فطرتی کمزوری کو دور کر کے انہیں نیکیاں بجا لانے کی قوت ضرور عطا کرے گا اور احکام شریعت کی بجا آوری ان کے لئے آسان ہو جائے گی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّيُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ (ھود آیت ۴)

اور اپنے رب سے بخشش طلب کرو اور توبہ کو لازم پکڑ کر اسی کے کے ہو رہو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو وہ تمہیں تمہارے مقررہ وقت تک اپنی نعمتوں سے نوازے گا اور ہر نیکی میں بڑھنے والے پر اپنا فضل نازل کرے گا۔

(باقی دیکھیں صفحہ پر)

جانے نہ جانے دنیا نہ جانے تو تو الٰہی جانے ہے

داتا، فضل سے اپنے ظرف ہمیں تو ایسا عالی دے
سدا دعائیں دیں ہم اس کو، ہمیں جو ہر دم گالی دے

دکھ پا کر سکھ بانٹیں اور نفرت کا صلہ دیں الفت سے
دنیا والوں سے تو ہم کو ایسی پیت نرالی دے

موڑ اک تیری راہ میں یارب، بڑا کٹھن سا آیا ہے
تو ہی ہمت خاص ہمیں اس موڑ کو کاٹنے والی دے

جانے نہ جانے دنیا نہ جانے، تو تو الٰہی جانے ہے
بندے ہم سچے ہیں تیرے ہمیں نصرت سچوں والی دے

وقت آنے پر تن من دھن سب دیں پہ ترے قربان کریں
ایسا دے ایمان قوی اور ایسی وسعتِ مالی دے

مالا مال اس ماہِ مبارک کی برکات سے ہو جائیں
زندگی بھر جو ساتھ نہ چھوڑے وہ انعام مثالی دے

صبر و ثبات و تقویٰ کی توفیق عطا فرما ہم کو
جہاں بھی ہوں ہم، فطرت ہم کو عزم اور ہمت والی دے

شجرہ طیّب پنپ رہا ہے ایماں کا جو سینوں میں
اپنے فضل و رحمت کے پانی سے اسے ہریالی دے

دیکھ کے خود ہی اہلِ دانش بوجھ لیں کیسے لوگ ہیں ہم
ایسے اعلیٰ خلق عطا کر ایسی شان نرالی دے

تیری خاطر سچے ہو کر جھوٹے ہم کہلاتے ہیں
تیرے ہوتے ہوئے کیوں ناحق کوئی ہمیں پامالی دے

ہم ہیں بے بس، تو ہی بدل دے دل اب اہلِ دنیا کے
دے توفیق انصاف کی سب کو، خلق بھی سب کو عالی دے

"جو اپنی اولاد سے بڑھ کر سمجھے پودوں پیڑوں کو"
اس عالم کے ہر گلشن کو یارب، ایسا مالی دے

اپنے نبیوں کے رستے پر ڈال دے ساری دنیا کو
ہر اک قوم کو فطرت لطف و مہر و محبت والی دے

جن میں توبہ اور بخشش کی اسکو بشارت مل جائے
داتا تو صدیقی کو راتیں کچھ ایسی متوالی دے

(محمد صدیق امرتسری سابق مربی مغربی افریقہ و فجی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطباتِ الرسولؐ

سرورِ کائنات

صلی اللہ علیہ وسلم

کا

مکہ معظمہ میں فاتحانہ داخلہ

خطبہ فتح ۲۰ رمضان المبارک ۸ھ

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر ۔ مربی سلسلہ ۔ ربوہ

(۱)

رمضان المبارک کا مہینہ سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں غیر معمولی اہمیت و عظمت رکھتا ہے۔ رمضان المبارک میں ہی قرآن مجید کے نزول کا آغاز ہوا جو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت و حقانیت کا دائمی معجزہ ہے رمضان کے ایام ہی میں غزوۂ بدر ہوئی۔ جس میں اقلیت اکثریت پر غالب آئی۔ نصرت خداوندی نے توحید کو فتح دی اور اس دن کو یوم الفرقان کہا گیا کیونکہ اس دن حق اور باطل کے درمیان جو جنگ ہوئی اس میں معجزانہ طور پر حق کی فتح ہوئی اور شرک کو شکستِ فاش ہوئی۔

اسی مہینہ میں ہی ۲۰ رمضان المبارک ۸ھ کو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فاتحانہ شان و شوکت سے مکہ معظمہ میں داخل ہوئے۔ یہ واقعہ تاریخ عالم کا اہم ترین واقعہ ہے۔

قریش مکہ کو ارض حجاز میں قیادت اور سیادت حاصل تھی ان کے سامنے تمام دوسری طاقتیں ہیچ تھیں۔ تین سو ساٹھ بتوں کے پجاری توحید کی تبلیغ اور پیغام کی اشاعت کو برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش مکہ کے مظالم کے پیش نظر مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ ہجرت فرمائی۔ مدینہ منورہ کے قیام میں قریش مکہ نے اپنے نفوذ اور اثر و رسوخ کو استعمال کیا۔ مگر متواتر ناکامیوں نے ان کو ذلیل و رسوا کیا۔ جنگِ احزاب ایک فیصلہ کن جنگ تھی جس میں قریش مکہ تمام قبائل کی متحدہ عظیم طاقت اور یہودی سیم و زر کے سہارے پر فرزندانِ توحید سے سینہ سپر ہوئے ظاہری حالات انتہائی ناگفتہ بہ تھے مگر اس میں فرزندانِ توحید کو کامیابی ہوئی رومن ایمپائر کا خفیہ ہاتھ بھی قریش مکہ کی مدد کر رہا تھا۔ غزوۂ احزاب میں کامیابی کے بعد جیسا کہ حالات بتاتے ہیں آپؐ نے فتح مکہ کا منصوبہ بنایا اور آپؐ نے فتح مکہ کے منصوبہ کے لیے ایک جنگی کونسل تشکیل دی چنانچہ ۱۰ رمضان المبارک ۸ھ کو آپ نے دس ہزار مجاہدین اور قدوسیوں کے ساتھ مکہ معظمہ کی طرف پیش قدمی کی رازداری سے کام لیتے ہوئے آپؐ نے عام شاہراہ اختیار نہ کی۔ مکہ معظمہ سے ایک منزل دور مرالظہران کے مقام پر آپؐ نے مجاہدین کے خیمے ڈال دیئے۔ اور یہ مقام چھاؤنی (معسکر) کی صورت اختیار کر گیا۔ اسلامی لشکر کا پڑاؤ ایسے انداز سے تھا کہ وہ تعداد میں زیادہ معلوم ہوتا اسلامی لشکر طویل رقبہ میں پھیلا ہوا تھا۔ قریش مکہ کو اس لشکر کی جب اطلاع ملی تو وہ دہشت میں پڑ گئے۔ اس ڈرامائی اور اچانک حملے کے لیے ان کی کوئی تیاری نہیں تھی۔ اس خلاف توقع صورتِ حال کو دیکھ کر قریش مکہ نے ابوسفیان۔ بدیل بن ورقا اور حکیم بن حزام کو معلومات حاصل کرنے کے لیے بھیجا ابوسفیان نے جو مکہ کا مسلمہ لیڈر تھا اس نے یہ صورتِ حال دیکھ کر انتہائی حیرانی کا اظہار کیا۔ وہ پکڑا گیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس کو پیش کیا گیا مگر حضور نے مکہ کو فتح کرنے کے لیے یہ منصوبہ بنایا تھا۔ کہ یہاں کسی قسم کا خون خرابہ نہ ہو۔ اس عظیم لشکر کو دیکھ کر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انداز گفتگو سے اس نے کلمہ توحید پڑھا اور اسلام قبول کر لیا۔ اسلامی لشکر کی اس عظمت نے اس پر خوف طاری کر دیا۔ ابوسفیان نے مکہ میں واپس پہنچ کر اعلان کر دیا کہ: "ھٰذا محمد جاءکم"

یہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے پاس آ گئے ہیں ان حالات میں مزاحمت کرنا بے سود ہے ابوسفیان نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام بطور اعلان عام کے پہنچا دیا کہ جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے گا اسے امن دیا جائے گا جو شخص اپنا دروازہ بند کرے وہ بھی امن میں ہوگا۔ جو شخص کعبہ میں داخل ہو جائے وہ بھی امن میں ہوگا۔

آخر لشکرِ رسولؐ مختلف دستوں اور ٹولیوں میں مختلف اطراف سے مکہ معظمہ میں داخل ہوتا ہے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اس لشکر کی کمان کر رہے تھے۔ حضرت خالد بن ولیدؓ کو ارشاد تھا کہ فوج کو لے کر مکہ کے بالائی حصہ کی طرف سے آئیں کیونکہ اس علاقہ کے متعلق یہ خطرہ تھا کہ یہاں مقابلہ ہو کیونکہ اس مقام پر ابوجہل کے ساتھی رہتے تھے۔ ابوجہل کے بیٹے عکرمہ نے حضرت خالدؓ کی فوج پر زہریلے تیر برسانے شروع کر دیئے۔ مجبوراً دفاع کی خاطر حضرت خالدؓ کو بھی حملہ کرنا پڑا اس مقامی اور محدود جنگ میں صرف دو مسلمان شہید ہو گئے اور قریش مکہ کے تیرہ آدمی مارے گئے۔ تاریخ میں تعداد تیرہ سے اٹھائیس تک مذکور ہے اسی اثناء میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک بلند و بالا مقام پر پہنچ گئے۔ جہاں سے سارا شہر مکہ نظر آتا تھا۔

آپؐ نے حضرت خالد کے لشکر میں تلواروں کی چمک دیکھی تو آپ کو دکھ ہوا حضرت خالدؓ سے جواب طلبی ہوئی مگر حضرت خالدؓ نے جو وجہ بیان فرمائی وہ معقول تھی۔ اس کے بعد اہلِ مکہ مغلوب ہو گئے اکا دکا جو واقعات ہوئے وہ معمولی نوعیت کے تھے۔ اب حضور انور خانہ کعبہ کی طرف بڑھتے ہوئے کعبہ کے اندر داخل ہوتے ہیں۔ فوجی نقطہ نگاہ سے ہرگز یہ جنگ نہ تھی آپؐ نے معمولی سی جھڑپ پر بھی حضرت خالدؓ سے باز پرس کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے اس قسم کا سخت حکم نہیں دیا تھا۔ مگر حضرت خالدؓ نے انتہائی اضطراری حالت میں یہ مقابلہ کیا اور یہ علاقہ اعداء اسلام کا تھا۔ الغرض مسلمانوں نے مکہ معظمہ بلا مقابلہ اور جنگ کے بغیر فتح کر لیا اور قریش کی طاقت کو ہمیشہ کے لیے ختم کر دیا جو بلاشبہ بہت بڑی طاقت تھی۔

یہ وہ طاقت تھی جن کے ہاتھ میں ارض حجاز کی قیادت و سیادت تھی اور ہر قسم کا انتظام و انصرام ان سے وابستہ تھا۔

آپؐ نے مکہ معظمہ میں سب سے پہلے خانہ کعبہ کو ان تین سو ساٹھ بتوں سے پاک کیا جن کی دن رات پوجا ہوتی تھی آپؐ اپنے عصا مبارک کی نوک سے ان بتوں کو توڑتے جاتے تھے اور یہ قرآنی آیت پڑھتے جاتے تھے۔

قل جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا ۔ (بنی اسرائیل)

کہو کہ حق آ گیا ہے اور باطل مٹ گیا بیشک باطل مٹنے والا ہی تھا۔

آپؐ نے بیت اللہ کا دروازہ کھلوایا۔ اندر داخل ہوئے اور دو رکعت نماز نوافل ادا کی اب مکہ معظمہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے قبضہ میں تھا آپؐ نے اہلِ مکہ کو ایک جگہ جمع ہونے کا اعلان فرمایا آپؐ کے ارشاد کی تعمیل ہوئی آپؐ نے فتح مکہ کے بعد جو خطاب فرمایا وہ تاریخ انسانیت میں ناقابل فراموش واقعہ ہے وہ خطاب ایک ایسے فاتح کا ہے جس کے ساتھ اہلِ مکہ نے انتہائی معاندانہ سلوک کیا اس کے قتل کا منصوبہ بنایا گیا مگر دشمن ناکام ہوا آپؐ کے راستہ میں کانٹے بچھائے جاتے۔ آپؐ کے سر مبارک پر مٹی ڈالی جاتی جسے آپؐ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا صاف کرتیں اور ان کی آنکھوں میں آنسو ہوتے کہ ابا جان آپؐ کے ساتھ یہ ایسا سلوک کیوں؟ آپ کے صحابہ کرامؓ کو تپتی ہوئی ریت پر لٹایا جاتا ان کو گھسیٹا جاتا گرم سلاخوں سے ان کے سینوں پر داغ دیئے جاتے الغرض یہ داستان دردناک اور طویل ہے۔ اب اہلِ مکہ ان کیے ہوئے مظالم کو یاد کر رہے تھے۔ ان کے سامنے زمانہ ماضی تھا۔ اور اب ان پر دہشت اور خوف طاری تھا کہ اب ہمارا کیا حشر ہوگا؟

خانہ کعبہ کے بڑے دروازے پر آپؐ نے خدا کی ازلی و ابدی حکومت کا اعلان کیا۔ اہلِ مکہ اور ان کے صنادید دہشت اور ندامت کے عالم میں آپؐ کے سامنے مجرموں کی حیثیت میں سرنگوں تھے آپؐ نے یوں خطبہ فتح مکہ دیا۔

لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ صدق وعدہ ونصر عبدہ وھزم الاحزاب وحدہ الا کل مأثرۃ او دم او مال یدعیٰ فھو تحت قدمیّ ھاتین الا سدانۃ البیت و سقایۃ الحاج یا معشر قریش ان اللہ قد اذھب عنکم نخوۃ الجاھلیۃ و تعظمھا بالآباء الناس من آدم و آدم خلق من تراب۔

یا ایھا الناس انا خلقناکم من ذکر و انثیٰ وجعلناکم شعوبا و قبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم ۝

(حجرات) (طبری جزء دوم)

اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا اور اپنے بندے کی نصرت فرمائی۔ اور تمام جتھوں کو شکستِ فاش دے کر چکنا چور کر دیا۔ خبردار سن لو! ہر قسم کا فخر اور مطالبہ خواہ وہ خون کا ہو یا مال کا میرے پاؤں کے نیچے ہے۔ یعنی ان کو کلیۃً منسوخ کرتا ہوں ہاں حرمِ کعبہ کی تولیت اور حاجیوں کو

(باقی صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان کی لیلۃ القدر کے متعلق معلومات اور تشریح

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری سابق مربی مغربی افریقہ وغیرہ

حسب معمول اس سال بھی قمری سال کا مبارک ترین حصہ اور قمری نظام کا موسم بہار یعنی رمضان المبارک کا مقدس مہینہ آیا اور سب نے اس کا خوشی خوشی خیر مقدم کیا اور جن مومنوں اور مومنات کو اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی۔ انہوں نے اس کی برکات سے فائدہ اٹھانے اور اُن سے زیادہ سے زیادہ حصہ پانے کے لئے کمریں کس لیں اور دن رات بدنی اور روحی عبادات میں مصروف ہو گئے۔ ہر طرف روحانی سماں بندھ گیا اور چہل پہل نظر آنے لگی۔ آسمانوں پر سب جہانوں کے والی اور خلاق کی رحمتوں اور برکتوں کے سب دروازے کھل گئے شیطان حسب معمول زنجیروں سے جکڑا گیا اور آستانۂ خداوندی سے رحمت و فضل اور عفو و بخشش و عطا کے انمول خزانے لٹائے جانے لگے۔

آخری عشرہ گذر رہا ہے کمر کس لیں

رمضان کا پہلا عشرہ بخیر و خوبی ختم ہوا اور پھر دوسرا عشرہ بھی برکات و افضال کے خزینے بکھیرتے ہوئے اختتام کو پہنچ گیا۔ گویا حضرت سرور کائنات محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی حدیث مبارکہ کے مطابق رحمت اور مغفرت کے دونوں عشرے اللہ والوں کی پیہم شب خیزی اور سحر گاہی میں گذر چکے ہیں اور اب تیسرے اور آخری عشرے یعنی دوزخ کی آگ سے نجات کے حصول والے عشرے میں داخل ہو چکے ہیں اور ایک ماہ کے اس تربیتی کورس کے اکثر حصہ کی تکمیل کر کے اب جہنم کی آگ سے بچنے اور ہر طرح ہمیشہ کے لئے اس سے محفوظ رہنے کا سر توڑ کوشش کر رہے ہیں۔ وہی دوزخ اور جہنم جس کے متعلق ارشاد خداوندی ہے کہ وہ بِئْسَ الْمِهَادُ ہے یعنی انسان کے لئے بدترین ٹھکانہ ہے اور جس کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ دوزخ کی آگ سے ہر کے ہر دور میں اور ہر حال میں بچو اگرچہ (بوجہ غربت) کھجور کے ایک ٹکڑے سے ہی کیوں نہ بچ سکو۔

ہزار مہینوں سے افضل رات کی وجہ

اس بابرکت مہینہ کے اب صرف چند روز باقی ہیں کس کو خبر ہے کہ اگلے سال اسے برکت و سعادت کے یہ شب و روز پھر دیکھنے نصیب ہوں گے یا نہیں۔ اس عشرہ مبارکہ میں ایک نہایت برکتوں اور عظمتوں والی رات بھی آتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے کہ ہم نے اس قرآن کو بڑی عظمتوں والی رات میں نازل کیا ہے اور تم کیا جانو کہ وہ عظمتوں اور نصیبوں والی رات کیا ہے وہ رات جو اپنی قدر و قیمت میں ہزار مہینوں سے بھی افضل و اعظم ہے جس رات میں جبرائیل امین اور دیگر فرشتے اپنے رب کے فرمان کے بموجب امن و سلامتی لے کر دنیا پر نازل ہوتے ہیں۔ حتیٰ کہ دنیا نور سحر سے جگمگا اٹھتی ہے اور ہر دل سلامتی کا گہوارہ بن جاتا ہے۔

"اُسے طاق راتوں میں تلاش کرو"

"سورۃ قدر" میں مذکور اس جلیل القدر شب کی صحیح تعیین میں اختلاف ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بھی معین فرمانے کی بجائے فرمایا اسے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ محدثین کی زیادہ تر آراء اس کی تعیین کے بارہ میں ستائیسویں شب کے حق میں ہیں۔ اس کے پوشیدہ ہونے کی حکمت یہ ہے کہ لوگ اطاعت اور عبادت میں کوشش تو کریں مگر اس پر اعتماد اور تکیہ و بھروسہ کر کے سست یا مغرور نہ ہو جائیں بہر حال اس بارے میں کوئی یقینی اقوال تفسیروں میں منقول ہیں مگر نتیجہ یہی نکالا ہے کہ رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کی جائے حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ جمہور کے نزدیک سب سے پُر امید قول ستائیسویں رات والا ہے۔ واللہ اعلم۔

اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اسے آخری طاق راتوں میں تلاش کرو۔

آخری عشرہ میں حضورؐ کی اور گھر والوں کی زیادہ مستعدی!۔

اسی لئے حضرت عائشہؓ سے یہ بھی مروی ہے کہ جب آخری عشرہ رمضان داخل ہوتا تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنی کمر کس لیتے تھے اور رات کو زندہ رکھتے تھے اور گھر والوں کو جگاتے تھے یعنی خود پوری طرح مستعد ہونے کے علاوہ گھر والوں کو بھی جگاتے اور عبادت پر مستعدی سے کاربند رکھتے اور لیلۃ القدر کی برکات کی جستجو میں لگ جاتے۔

لیلۃ القدر سے بعض مفسرین نے تعظیم والی رات بھی مراد لی ہے کیونکہ اس میں قرآن مجید نازل ہونا شروع ہوا اور بار بار آخر تک دہرایا بھی گیا۔ بعض علماء نے اس شب کو "لیلۃ القدر" نام دینے کی حکمت یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ اس شب کو فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم اور رہنمائی سے انسانوں کی آئندہ سال بھر کی اقدار اور وہ احکام لکھتے ہیں جو ان کے لئے مقدر کئے گئے ہوں۔ واللہ اعلم۔

قرآن کریم میں اسی شب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ۔ یعنی ہم نے اس قرآن کریم کا آغاز نزول رمضان کے مبارک مہینے کی "اس شب میں کیا جو تمام بنی نوع انسان کے لئے برکت اور سعادت کا موجب بنا دی گئی۔ چنانچہ اس ہدایت کی آمد کے متعلق فرمایا قد جاءکم من اللہ نور و کتاب مبین کہ خدا کی طرف سے تمہارے پاس ایک "نور" اور روشنی آ گئی۔ یعنی ایک ایسی کتاب جو روشن اور بالکل واضح ہے۔ "نور" سے مراد حضرت سید الانبیاء سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

لیلۃ القدر کی حقیقت کیا ہے انتہائی بابرکت ہے

رمضان شریف میں آنے والی یہ لیلۃ القدر کیا ہے۔ کس چیز اور کس کیفیت کو شب قدر کہتے ہیں۔ یہ بات خاص تجربہ اور گہرے علم سے تعلق رکھتی ہے۔ تفصیل کیا بیان کی جائے۔ احادیث میں حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف انداز میں اس پر روشنی ڈالی ہے نیز حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بھی اپنی مختلف کتب خصوصاً "ازالہ اوہام" میں بڑی پُر حکمت و ایمان افروز تشریح فرمائی ہے وہاں سے پڑھنی چاہیئے۔ غرض لیلۃ القدر نوع انسانی اور خصوصاً اُمت مسلمہ کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک بہت بڑا احسان اور نعمت اور اس کے قرب اور رضا کا ذریعہ ہے تبھی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ شب قدر خواہ اس کی کیفیت یا نقشہ اور مفہوم یا نوعیت کوئی بھی ہو اس کے دوران دلجمعی اور حضور قلب سے عبادت اور دعائیں کرنا ہزار مہینوں کی عام ریاضت و مشقت و عبادت سے بھی زیادہ مقبول اور قابل قدر ہے اور اپنے اپنے ظرف اور رنگ میں مومن اس کی خاص برکات سے فائدہ اٹھانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔

"قدر" کے لغوی معنی قسمت، مقدر، عظمت، فیصلہ، حکم یا احکام اور طاقت وغیرہ ہیں۔ گویا اس سورۃ "قدر" میں لیلۃ القدر کا ذکر کر کے اس کی تمام آیات میں یہ بتایا گیا ہے کہ اس عظیم رات یا زمانہ یا دور میں قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی طاقت، عظمت، شان قدرت اور اس کا نور ایسے طور پر ظاہر ہوگا کہ وہ تمام دنیا میں پھیل کر سارے معمورۂ ارضی کو روشن اور درخشاں کر دے گا اور قیامت تک بنی نوع انسان کی ہدایت کا موجب ہوگا۔ گویا لیلۃ القدر کا زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے تین صد سال تک ممتد رہے گا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا مشن اور مذہب تمام دنیا میں پھیلتا جائے گا اور اپنی تمام شان میں ہر مذہب پر قیامت تک غلبہ اور فوقیت پائے گا۔ تاہم تین صد سال کے بعد جو ہزار سال کا عرصہ آئے گا اس میں پیروان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی کمزوریوں اور دنیا داری کی وجہ سے وہ کمزور ہو جائے گا۔ روحانی اور مادی دونوں طرح سے پہلی تین صد صدیاں تو نہایت درخشاں اور تمام شان سے پوری طرح کامیابی سے ہمکنار ہوں گی اور وہ سنہری دور نظر آئے گا لیکن تین صد سال کے بعد ہزار سال بھی گو دوسرے مذاہب کے ادوار کے مقابل میں کسی لحاظ سے کمزور یا کم نہیں ہوگا اور لوگوں کی کمزوریوں کے باوجود دین پھیلتا اور ترقی کرتا ہی چلا جائے گا۔ تاہم پہلے تین صد سالوں والی شان و شوکت نہیں ہوگی۔ لیلۃ القدر اپنے اس مفہوم کے اعتبار سے اپنے اندر ایسے معنوی نشانات صداقت اور نمایاں معجزے قرآن کریم اور دین کے اجاگر کرتی رہتی ہے جو نہایت ظاہر و باہر ہیں اور جن کا انکار ممکن نہیں۔ اور جن کی تجلیات آج بھی دیکھی جا سکتی ہیں بلکہ ظاہری و باطنی دونوں لحاظ سے قیامت تک دیکھی جا سکیں گی۔

لیلۃ القدر کی تفسیر کے سلسلہ میں سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب مصنف تفسیر صغیر نے "لیلۃ القدر" کی ظاہری تفسیر بیان کرنے کے علاوہ مندرجہ ذیل دلچسپ اور قابل فہم مفید نوٹ بھی تحریر فرمایا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"یہاں اس (یعنی الفاظ لیلۃ القدر) کا مطلب یہ ہے کہ نبی کا زمانہ رات کی طرح ہوتا ہے مگر رات بھی ایسی جس میں آئندہ زمانہ کے متعلق خدا تعالیٰ کے فیصلے اترتے ہیں۔ چنانچہ اس سورۃ میں یہ بتایا گیا ہے کہ قرآن کریم کو ہم نے تقدیریں نازل کرنے والی رات میں اتارا ہے یعنی آئندہ زمانہ میں جو کچھ اس دنیا کو پیش آنے والا ہے وہ اس قرآن میں بیان کر دیا گیا ہے اَنْزَلْنٰهُ کی

(باقی ص ۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعوتِ ولیمہ اور رسوم و بدعات

(مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

اگرچہ شادی بیاہ ہر ملک و قوم میں ہوتے ہیں مگر جس طرح قدم قدم پر دین حق نے راہنمائی فرمائی ہے وہ دیگر مذاہب پر اس کی برتری اور فوقیت کا بین ثبوت ہے مگر افسوس ہے کہ ہندوؤں کے زیر اثر ہمارے ملک کے ایک طبقہ نے اس معاملہ میں بھی رسوم و بدعات کو اختیار کر لیا ہے۔ مثلاً بعض لوگ دلہن کو بیاہ کر گھر میں لانے سے پیشتر ہی دعوت کر کے یا لوگوں میں کھانا تقسیم کر کے خیال کر لیتے ہیں کہ ہم نے دعوتِ ولیمہ کر دی ہے۔ اُدھر دُلہن والے برات کے آنے پر خواہ مقامی افراد پر ہی مشتمل برات ہو پُر تکلف دعوت طعام یا مٹھائی اور چائے وغیرہ کا بھاری انتظام کر کے زیر بار ہو جاتے ہیں حالانکہ دونوں طریق درست نہیں۔

دعوتِ ولیمہ میں افراط و تفریط

بعض لوگ افراط کی طرف چلے گئے ہیں جو نام و نمود اور نمائش کے لیے اپنی حیثیت سے بڑھ کر بکثرت لوگوں کو بلانے لگے اور بعض تفریط کی طرف چلے گئے کہ جو ولیمہ کی دعوت کرتے ہی نہیں ہیں۔ حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شادی کے موقع پر دولہا سے فرمایا۔

۱۔ "اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ"

(بخاری و مسلم بحوالہ مشکوٰۃ صفحہ ۲۷۸)

کہ ولیمہ کرو اور کھانا پکا کر لوگوں کو کھلاؤ اگرچہ ایک بکری کے گوشت سے ہو۔

۲۔ "مظاہر حق" شرح مشکوٰۃ میں لکھا ہے "حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ولیمہ کرتے تھے ساتھ ستوؤں کے اور مانند اس کے"

(جلد ۳ صفحہ ۱۴۹)

۳۔ صحیح بخاری میں حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت صفیہؓ سے شادی کی تو "بلایا میں نے مسلمانوں کو طرف ولیمہ ان کے کے۔ اور نہ تھی اس میں روٹی اور نہ گوشت ..... ڈالی گئیں دسترخوانوں پر کھجوریں اور اقط اور گھی" (مظاہر حق جلد ۳ صفحہ ۱۵۰)

اسی شادی کے ذکر میں بعض روایات (ترمذی ابن ماجہ اور ابوداؤد) میں آتا ہے کہ صرف ستو اور کھجور دعوت میں دی گئی۔ اسی لیے لکھا ہے کہ "ولیمہ بعضوں کے نزدیک واجب ہے"

(" " " ۳ صفحہ ۱۴۹)

دعوتِ ولیمہ میں تعداد افراد

دین اسلام نے امیر و غریب کا خیال رکھ کر تعلیم دی ہے مگر رسم اور نمائش کی غرض سے بعض لوگ اپنی طاقت سے بڑھ کر بڑے وسیع پیمانہ پر کھانا پکاتے اور بے شمار لوگوں کو بلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فلاں فلاں نے ہمیں دعوت میں بلایا تھا اگر ہم نے ان کو نہ بلایا تو ناک کٹ جائیگی مگر صحیح بخاری و صحیح مسلم کی یہ روایت ہر شخص کے لیے مشعلِ راہ ہے۔ لکھا ہے۔ کہ

"ابو مسعود انصاریؓ نے اپنے غلام ابوشعیب کو جو گوشت بیچتا تھا کہا مجھے اتنا کھانا تیار کر دو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سمیت پانچ آدمیوں کو کافی ہو۔ کہ آنحضورؐ کو دعوت پر بلا سکوں۔ چنانچہ جب کھانا تیار ہو گیا تو حضورؐ کے ہمراہ ایک اور آدمی چل پڑا۔ حضورؐ نے ابوشعیب سے فرمایا کہ اگر تم اجازت دو تو یہ بھی آجائے ورنہ نہیں"

(مشکوٰۃ صفحہ ۲۷۸)

گویا دعوتِ ولیمہ میں صرف ۵-۶ آدمیوں کو بلا لینا بھی درست ہے۔ امیر آدمی حسب توفیق زیادہ اشخاص کو دعوت میں بلا سکتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نمونہ سے غرباء کو بھی سبق دے دیا کہ ولیمہ کرو۔ خواہ تھوڑے سے تھوڑے یعنی ۵ یا ۶ اشخاص کو ہی بلاؤ۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"ولیمہ کے متعلق بھی میں نے ہدایت دی کہ اس موقع پر صرف چند دوستوں کو بلا لینا کافی ہوتا ہے۔ زیادہ لوگوں کو بلا کر اپنا روپیہ ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ یہ بھی کافی ہے کہ لوگ اپنا اپنا کھانا لا کر ولیمہ والے کے گھر میں بیٹھ کر کھا لیں اور ایک آدمی کا کھانا اس گھر والوں کی طرف سے بھی ہو جائے۔

یہ ہدایات میں نے اس لیے دیں کہ اس زمانہ میں ..... مالی قربانیوں کی ضرورت ہے اگر کھانے پینے پہننے اور آسائش و زیبائش کے کاموں پر ہی سارا روپیہ خرچ کر دیا جائے گا تو ... ضروریات کہاں سے پوری ہوں گی"

تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ دوم سورۃ الفرقان صفحہ ۱۵۹ تا ۱۶۰)

ایک نقص

ایک بڑا نقص دیکھنے میں یہ آیا ہے کہ دعوت میں اگر ایک گھر سے ایک فرد کو بلایا گیا ہے تو بعض مرد اور عورتیں اپنے ساتھ اپنے کئی بچوں اور بچیوں کو بھی لے جاتے ہیں جو ہرگز درست نہیں بلکہ گناہ ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

"وَمَنْ دَخَلَ عَلٰی غَیْرِ دَعْوَةٍ دَخَلَ سَارِقًا وَخَرَجَ مُغِیْرًا"

(ابوداؤد بحوالہ مشکوٰۃ صفحہ ۲۷۸)

کہ جو شخص دعوت میں بغیر بلائے شامل ہوا وہ چور ہے جو لوٹ مار کر کے نکلا۔

بدترین دعوت

امیر طبقہ کو یہ امر ہمیشہ ملحوظ خاطر ہونا چاہیئے کہ وہ دعوتوں میں غریبوں اور مسکینوں کو بھی ضرور بلایا کریں کیونکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

"شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِیْمَةِ یُدْعٰی لَهَا الْاَغْنِیَاءُ وَیُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ"

یعنی "وہ دعوتِ ولیمہ بدترین دعوت ہے جس میں امیروں کو تو بلایا جائے مگر غریبوں اور ناداروں کو نظر انداز کر دیا جائے" (مشکوٰۃ صفحہ ۲۷۸)

ایک اور قابل اصلاح نقص

بعض دعوتوں میں یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ مردوں کو کھلانے پلانے کی ڈیوٹی پر مقرر آدمی ہی مستورات میں بھی ڈیوٹی دینے لگتے ہیں یہ بھی ہرگز درست اور جائز امر نہیں۔ کیونکہ اس سے پردہ کی پابندی میں روک اور مشکل پیدا ہو جاتی ہے اس لیے ہر جگہ احباب نگرانی کریں کہ عورتوں کو کھلانے پلانے کے موقع پر عورتیں ہی یہ خدمت سرانجام دیں جزاکم اللہ تعالیٰ۔

رخصتانہ کے موقع پر خاطر مدارات

قدرت ثانیہ کے چوتھے مظہر حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ نصرہ اللہ تعالیٰ نے "بدرسوم کے خلاف جہاد کا اعلان" کرتے ہوئے خطبہ جمعہ ۱۶ دسمبر ۱۹۸۳ء میں فرمایا کہ:۔

"بعض چیزیں جائز ہوتی ہیں لیکن بعض حالتوں میں جا کر وہ ناجائز بن جاتی ہیں یعنی جب وہ قوم پر بوجھ بن جائیں ....

مثلاً جماعت میں ایک وقت میں یہ کھلی اجازت تھی کہ بیاہ شادی کے موقع پر جب بچی کو رخصت کیا جاتا ہے تو مہمانوں کی چائے سے تواضع کی جائے اور حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ناقل) نے بھی جب حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا نکاح ہوا تو اس موقع پر کھجوریں بھی تقسیم کیں اور چائے سے بھی مہمانوں کی تواضع فرمائی۔ ..... پھر ایک وقت ایسا آیا کہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد نور اللہ مرقدہٗ۔ ناقل) نے حکماً منع فرمایا کہ تم نے آئندہ سے بچیوں کو رخصت کرتے وقت کوئی تواضع نہیں کرنی ..... پس حضرت (مرزا بشیر الدین محمود احمد نور اللہ مرقدہٗ۔ ناقل) نے جب یہ فعل کیا تو پہلے اجازت دینا بھی جائز تھا پھر روکنا بھی جائز تھا۔ حضرت فضل عمر نور اللہ مرقدہٗ۔ ناقل) نے فرمایا کہ بعض لوگ غریب ہیں جن میں طاقت نہیں ہے۔ بعض لوگ امیر ہیں جن میں طاقت ہے اگر وہ طاقت کے اندر رہیں اور اسراف نہ کریں تو خاطر مدارت کرنا ناجائز نہیں ہے لیکن اگر امیروں کی اس عادت کی بنا پر ایک ایسی رسم چل پڑے کہ غریب اپنے آپ کو مجبور سمجھے کہ لازماً میں نے خاطر مدارات کرنی ہے ورنہ میری ناک کٹ جائے گی اور اپنے آپ کو پابند سمجھنے لگے تو اس کا وہ فعل ایک طبعی حالت کے نتیجہ میں نہیں ہے بلکہ طبعی حالت کے خلاف ہے .....

چنانچہ (حضرت فضل عمر نور اللہ مرقدہٗ ناقل) نے ..... ساری جماعت کو حکم دیا ہے کہ جن کو طاقت بھی ہے وہ بھی اپنے کمزور بھائیوں کی خاطر رک جائیں اور انکی عزت نفس کا خیال کریں تو ان کا رکنا ان کے لیے ثواب کا موجب ہوگا کیونکہ انکے اس فعل سے غریبوں کو حوصلہ ہوگا۔

..... اپنی بچی کو جو کچھ دینا چاہتے ہیں انہیں توفیق ملے گی کہ بجائے لوگوں کو چائے پلانے کے ایک دو جوڑے کپڑوں کے بچی کو دیدیں یہ طریق بنیادی طور پر اسی طرح جاری ہے۔ لیکن وقت کے ساتھ ساتھ رفتہ رفتہ اس میں کچھ نرمی پیدا ہوئی ہے اور خلفاء نے مختلف اوقات میں کچھ نرمی کی ہے مثلاً پانی پیش کر دینا پان پیش کر دینا یا صرف مٹھائی (خشک مٹھائی کے طور پر) پیش کر دینا۔ لوگوں کو باقاعدہ کھانے کی میز پر نہیں بٹھاتے بلکہ وہیں بیٹھے بیٹھے دعا کے ساتھ کچھ چیزیں پیش کر دی جاتی ہیں اس حد تک تو اس میں سردست کوئی حرج نہیں ہے۔

..... کوکا کولا کی تو اجازت ہے ..

..... "کوشش یہ کریں کہ اسراف سے کام نہ لیا کریں جائز چیزوں میں بھی حد کے اندر رہیں قرآن کریم طیب کھانے کی اجازت دینے کے بعد ساتھ ہی اسراف سے بھی منع فرماتا ہے"

(الفضل ۱۲ فروری ۱۹۸۴ء صفحہ ۳-۴)

نوٹ:۔ حضور نے چائے کی اجازت نہیں فرمائی اس کے ساتھ مٹھائی اور پھر دیگر لوازمات اور میز کرسیوں وغیرہ کا اہتمام بھاری خرچ کا موجب ہے۔ اس لیے منع فرمایا ہے۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو ان ہدایات کی پابندی کی کما حقہٗ توفیق مرحمت فرمائے تاکہ ہم اپنا روپیہ فضول خرچیوں میں لگانے کی بجائے دین کی خدمت صرف کر سکیں۔ آمین ثم آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُذکروا موتاکم بالخیر

میری والدہ محترمہ صاحبہ مرحومہ

میری والدہ صاحبہ اہلیہ ماسٹر جلال الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۳۶۳ ضلع وہاڑی مورخہ ۲۹ اپریل ۱۹۸۴ء اپنے مولا کو پیاری ہو گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحومہ نے ۱۹۰۴ء میں ایک غیر احمدی گھرانہ موضع پروکھوال ضلع ہوشیارپور میں جنم لیا۔ ۱۹۲۴ء میں بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئیں اور وفات تک اپنے اس عہد کو خوب اچھی طرح نبھایا۔ اور ایک مخلص فدائی کی طرح احمدیت کے ساتھ تعلق رکھا۔ والدہ مرحومہ بچپن سے ہی ذہین۔ سلیقہ مند اور لطیف احساسات کی مالک تھیں۔ گھریلو کام کاج، بچوں کی دیکھ بھال۔ عزیز و اقارب سے میل جول اور ملاقات نہایت احسن طریق سے فرماتیں۔ چونکہ میرے والد صاحب ایک لمبے عرصہ سے جماعت کے پریذیڈنٹ چلے آرہے ہیں۔ اور گاؤں میں بطور ٹیچر بھی کام کرتے رہے ہیں۔ اس لیئے مرکزی نمائندگان اور سرکاری اہل کار وغیرہ جب بھی گاؤں میں تشریف لاتے تو بڑی خندہ پیشانی سے اُن کے لیئے کھانا تیار کرتیں۔ اور دیگر سہولتوں کا بھی بندوبست کرتیں۔ خاص طور پر مرکزی نمائندگان کی خدمت بڑے شوق اور محبت سے سرانجام دیتیں۔ موسم خواہ کیسا بھی ناخوشگوار کیوں نہ ہو۔ مہمانوں کے لیئے وقت پر کھانا تیار کر کے بھجوا دیتیں۔

۱۹۴۷ء میں جب قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ اللہ موعودہ ہمارے سابقہ گاؤں مریم پور ضلع جالندھر تشریف لے گئے تو ہمارے گھر میں ہی حضور پُرنور کے قیام کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اُس وقت مہمانوں کے کھانے وغیرہ کا انتظام بھی میری والدہ صاحبہ مرحومہ نے اپنی نگرانی میں خود فرمایا تھا۔ سلسلہ کے لیئے غیرت اور جوش از حد زیادہ تھا۔ ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء کے پُرآشوب دور میں بڑی جرأت اور حوصلہ مندی کا ثبوت دیا۔ ہم سب بچوں کی تعلیم و تربیت کا بڑا خیال رکھتیں۔ اپنی اولاد سے حد درجہ محبت اور پیار تھا۔ مرکز سے بڑا لگاؤ تھا۔ اسی لگاؤ کی وجہ سے ہم تین بھائیوں کو تعلیم حاصل کرنے کے لیئے تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں داخل کروایا۔ مرحومہ ایک نہایت جاذب شخصیت کی مالک تھیں۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے اپنے عزیزوں۔ رشتہ داروں کے علاوہ سوگواروں اور غم گساروں کا ایک وسیع حلقہ چھوڑا ہے۔

مرحومہ کی وفات ہمارے خاندان کے لیئے بہت عظیم صدمہ ہے۔ ہم اپنے خدا سے اپنے اِن دکھوں کو صبر و رضا سے برداشت کرنے کی توفیق چاہتے ہیں۔

مرحومہ نماز روزوں کی پابند تھیں۔ اجتماع اور جلسہ پر ہمیں بڑے اہتمام سے بھجواتیں واپسی پر اجتماع اور جلسہ کی کاروائی سُن کر محظوظ ہوتیں۔ جماعتی چندوں کی ادائیگی باقاعدگی سے کرتیں اور کروا دیتیں۔

وفات سے تین چار سال پیشتر بیمار ہو گئی تھیں۔ بیماری مختلف شکلیں اختیار کرتی چلی گئی۔ اور بالآخر اسی بیماری میں اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔

جماعت کے جملہ احباب سے عاجزانہ درخواست ہے کہ میری والدہ مرحومہ کے درجات کی بلندی کے لیئے بالخصوص دُعا کریں۔ اللہ تعالیٰ اُن کو اپنی جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ اور اِس دنیا میں اُن کے پسماندگان اور لواحقین کا حافظ و ناصر ہو۔

والدہ مرحومہ نے اپنے یادگار چار بیٹے اور تین بیٹیاں اور بہت سے پوتے پوتیاں۔ نواسے نواسیاں چھوڑے ہیں۔

احباب سب کے لیئے دُعا کریں۔ نیز ہمارے والد صاحب کی صحت اور درازیٔ عمر کے لیئے خاص طور پر دُعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اُن کو کامیاب و شاداب زندگی عطا فرمائے۔

(ماسٹر غلام رسول مبشر فیصل آباد)

بازیافتہ نقدی

خاکسار کو مورخہ ۲۰ جون کو ایوان محمود کے سامنے سے کچھ نقدی ملی ہے جس کسی کی ہو وہ پتہ ذیل سے حاصل کر لیں۔

(منیر احمد منور۔ ناصر ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ)

(بقیہ خطبۂ رسولؐ)

پانی پلانے کا انتظام باقی رہے گا۔ اے گروہ قریش! آج کے دن اللہ تعالیٰ نے تم سے جاہلیت کا تکبر و غرور چھین لیا ہے اور آباؤ اجداد کے نسب پر فخر کرنے کو ختم کر دیا ہے سب لوگ حضرت آدم کی اولاد ہیں اور آدم مٹی سے پیدا ہوا تھا۔

اے لوگو! ہم نے تم کو مرد اور عورت سے پیدا کیا اور ہم نے تم کو مختلف شاخوں اور قبائل میں تقسیم کر دیا تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔ تم میں سے خدا کی نگاہ میں زیادہ معزز وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہو۔

اللہ اکبر یہ خطبہ جتنا مختصر ہے اتنا ہی جامع و مانع ہے اس میں زبردست پیغام ہے بلند و بالا مقصد ہے اور یہ خطبہ ہر لحاظ سے عظیم غرض و غایت کا حامل ہے اسکے کلمات میں فصاحت و بلاغت ہے خلوص ہے یہ دل کی گہرائیوں سے نکلے ہوئے کلمات مبارکہ ہیں

— یہ خطبہ بے شک ایک عظیم فاتح کا ہے مگر اس کے پہلے فقرے میں ہی خدا تعالیٰ کی حاکمیت کا اعلان عام ہے۔ تمام معبودوں کی نفی کر کے خدائے برحق معبود و مقصود و مطلوب و محبوب ہونے کا عقیدہ بیان کیا گیا ہے۔ ہر قسم کی فرعونیت اور ظلم کا بطلان کیا گیا ہے۔

— ہر قسم کے غرور۔ انتقام حسب و نسب کے تفاخر کو حرام قرار دیا اور انسانیت و مساوات اخلاق حسنہ کا درس دیا۔ تقویٰ کا وعظ فرمایا۔

— یہ خطبہ اپنے مشمولات کے لحاظ سے ایک انقلابی خطبہ ہے۔

اس خطبہ فتح مکہ کے بعد آپؐ نے جملہ حاضرین سے دریافت فرمایا:۔ جو خطبہ فتح کا حصہ ہے

یا معشر قریش! ما ذا تظنون انی فاعل بکم؟

قالوا: خیرا، أخ کریم وابن اخ کریم: قال: اذھبوا فانتم الطلقاء، لا تثریب علیکم الیوم

اے قوم قریش تم کیا خیال کرتے ہو کہ میں تمہارے ساتھ کیا کارروائی اور سلوک کرونگا سب نے جواباً کہا: حسنِ سلوک! آپؐ کریمانہ اخلاق کے حامل ہمارے بھائی ہیں اور ہمارے معزز شریف بھتیجے ہیں یہ سنکر آپؐ نے فرمایا:۔

جاؤ تم سب آزاد ہو تم پر کسی قسم کی سرزنش نہیں ہے۔

تاریخ عالم کی ورق گردانی کرو کیا فاتحین کسی علاقہ اور ملک کو جب فتح کرتے ہیں تو کیا ایسا سلوک ہوتا ہے جس میں۔ عفو۔ درگزر حلم اور کریمانہ اخلاق کا برتاؤ ہوتا ہو۔ قریش مکہ خوشی میں اچھل رہے ہیں ان کے چہروں سے مسکراہٹ ہے اطمینان اور سکون ان کے چہروں پر ہویدا ہے۔ ایسا کیوں نہ ہوتا جبکہ خدا تعالیٰ نے حضرت سرور کائنات کو وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعالمین کے عظیم خطاب سے نوازا ہے۔

(بقیہ لیلۃ القدر)

ضمیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھی پھر سکتی ہے اس صورت میں یہ معنی ہوں گے کہ ہم نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک عظیم الشان تقدیر والی رات میں اتارا ہے۔"

(ص ۸۳۶)

پھر فرمایا:۔

"حدیثوں سے پتہ لگتا ہے کہ ہزار سال فیج اعوج کے ہوں گے چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ خَیْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ (بخاری) یعنی سب سے بہتر صدی وہ ہے جس میں میں ہوں اس کے بعد وہ صدی بہتر ہوگی جو اس کے بعد آئے گی اور پھر اس کے بعد آنے والی صدی بھی بہتر ہو گی اور پھر فیج اعوج ہو گا (مشکوٰۃ) پس ہزار مہینہ سے ہزار سال مراد ہیں۔ اور سال بھی وہ مراد ہیں جن میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ سکڑ گیا تھا اور بدی پھیل گئی تھی اسی کی طرف اشارہ کر کے اس آیت میں کہا گیا ہے کہ یہ روحانی رات کا زمانہ جس میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل ہوتے ہیں باوجود رات ہونے کے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے فیج اعوج کے ہزار سالوں سے بہتر ہوگا۔"

(تفسیر صغیر۔ ص ۸۳۸)

درخواست دُعا

میرا سب سے چھوٹا بچہ بجلی کے کھمبے کے قریب سے گزر رہا تھا کہ بجلی شارٹ ہونے کی وجہ سے اُس کو شدید کرنٹ لگ گیا ہے۔ چند گھنٹے ہسپتال زیر علاج رہا ہے اب حالت بہتر ہے کمزوری کافی ہے۔

احباب جماعت اور بزرگوں سے اس کی صحت یابی کے لیئے دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو جلد صحت یاب فرمائے۔ آمین۔ (صوبیدار عبدالرشید محلہ دارالعلوم جنوبی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

اس میں شک نہیں اللہ تعالیٰ نے انسانی فطرت میں کمزوری کے باوجود اسے احکام شریعت کی بجا آوری کا پابند کیا ہے لیکن ساتھ ہی استغفار اور توبہ کی تعلیم دے کر اس فطرتی کمزوری کے آگے بند بھی باندھ دیا ہے تاکہ انسان استغفار اور توبہ کی شکل میں کوشش اور مجاہدہ کے ذریعہ اس کمزوری پر قابو پالے اور پھر نیکیاں بجالا کر اجر و ثواب کا مستحق ٹھہرے۔ اگر اس کی طرف سے یہ کوشش اور مجاہدہ نہ ہو تو پھر اجر و ثواب کے استحقاق کا سوال ہی پیدا نہ ہو۔ چنانچہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ انسانی فطرت کی کمزوری کے ازالہ سے متعلق استغفار اور توبہ کی اہمیت اور اس میں پوشیدہ حکمت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ظاہر ہے کہ انسان اپنی فطرت میں نہایت کمزور ہے اور خدا تعالیٰ کے صدہا احکام کا اس پر بوجھ ڈالا گیا ہے پس اس کی فطرت میں یہ داخل ہے کہ وہ اپنی کمزوری کی وجہ سے بعض احکام کے ادا کرنے سے قاصر رہ سکتا ہے اور کبھی نفس امارہ کی بعض خواہشیں اس پر غالب آجاتی ہیں۔ پس وہ اپنی کمزور فطرت کی رو سے حق رکھتا ہے کہ کسی لغزش کے وقت اگر وہ توبہ و استغفار کرے تو خدا کی رحمت اس کو ہلاک ہونے سے بچالے۔ اس لئے یہ یقینی امر ہے کہ اگر خدا توبہ قبول کرنے والا نہ ہوتا تو انسان پر یہ بوجھ صدہا احکام کا ہرگز نہ ڈالا جاتا اس سے بلاشبہ ثابت ہوتا ہے کہ خدا توّاب اور غفور ہے۔" (چشمہ معرفت صفحہ ۱۸۱)

انسان اپنی فطرت میں کمزور تو ضرور ہے لیکن خدا تعالیٰ نے جو غفور اور توّاب بھی ہے استغفار اور توبہ کے ذریعہ اس کمزوری کے ازالہ کا سامان کرکے انسان پر بہت بڑا احسان کیا ہے اور اس طرح شریعت کے صدہا احکام کی بجا آوری کو اس کے لئے ممکن بنا دیا ہے۔ اگر وہ انسان کی فطرتی کمزوری کے ازالہ کا سامان نہ کرتا تو یقیناً شریعت کے صدہا احکام کی بجا آوری کا بوجھ بھی اس پر نہ ڈالتا۔ استغفار اور توبہ دو ایسی چیزیں ہیں جن سے انسان اپنی فطرتی کمزوری پر قابو پاکر گناہوں کے ارتکاب اور ان کی پاداش سے بکلی محفوظ ہو سکتا ہے اور شریعت کے احکام بجالا کر اجر و ثواب کا مستحق قرار پا سکتا ہے۔

نمایاں کامیابی

میرے بیٹے عزیز میر مقبول احمد نے فیصل آباد بورڈ کے مڈل سٹینڈرڈ کے امتحان میں ۷۸۸ نمبر لے کر نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ اور گورنمنٹ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے اور وظیفہ حاصل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ عزیز کی کامیابی کو مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ ثابت کرے۔ آمین۔

(میر غلام احمد نسیم ایم۔اے استاد جامعہ احمدیہ)

درخواستہائے دعا

- خاکسار کے والد مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ایک عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ نیز کچھ پریشانیوں میں بھی مبتلا ہیں۔
(حمید احمد ناصر۔ حمید جنرل سٹور گولبازار ربوہ)
- عزیزم محسن ضیاء نے قرآن کریم ختم کرلیا ہے۔
(عبدالکریم رانا۔ وحدت کالونی لاہور)
- برادرم بشیر حسین ارشاد ایک مقدمہ کی وجہ سے پریشان ہیں۔
(مقبول احمد بھٹی باب الابواب ربوہ)
- میری خوش دامن صاحبہ اہلیہ مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب چند دنوں سے بہت بیمار ہیں۔ اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں (عبدالباری شاہد۔ دارالنصر غربی ربوہ)
- خاکسار عرصہ ڈیڑھ سال سے گھٹنوں کی درد میں مبتلا ہے۔
(صوفی محمد ابراہیم جالندھری سرگودھا)
- خاکسار ایک مقدمہ کی وجہ سے سخت پریشان ہے (سردار علی۔ لائلپور)
- خاکسار کی والدہ اور بھابی ان دنوں میں بیمار ہیں نیز عاجزہ کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں رہتی (ذکیہ بیگم۔ دفتر لجنہ مرکزیہ ربوہ)

احباب ان سب کے لیئے دعائیں کریں۔

امراء اضلاع کے لیے ایک نمونہ

مکرم چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت ہائے ضلع راولپنڈی اپنی ضلعی جماعتوں کو سرکلر بھجواتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"امسال ایک بات اور یاد رکھنے کے قابل ہے کہ نصف صدی گزرنے کے ساتھ پاکستانی جماعتوں کو ۵۰ لاکھ روپیہ چندہ ادا کرنا ہے..... آپ کے مخیر احباب اپنے وعدہ پر نظر ثانی فرمائیں۔ سب احباب اپنے مرحومین کو اس میں شامل کریں۔ معاونین خاص کی تعداد بڑھائیں۔ تمام بچوں کو بھی شمولیت کی تحریک ہو"

اس طرح محترم چوہدری صاحب نے اپنے محبوب امام ایدہ اللہ کی ہدایات کا بڑا خوبصورت خلاصہ ضلع بھر میں پہنچایا ہے۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔

دیگر امراء کرام سے بھی درخواست ہے کہ اپنے اپنے ضلع میں سال رواں کے ان تقاضوں کی یاددہانی کروا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال (اوّل) تحریک جدید)

ضروری اعلان

نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ ۳ جولائی کو موسم گرما کی تعطیلات کے بعد کھل رہا ہے۔ سپیشل کورس میں سلائی کٹائی بنائی ہاتھ کی کڑھائی۔ مشین کی کڑھائی۔ نیز پینٹنگ کا شوق رکھنے والی طالبات داخلہ لے سکتی ہیں۔ نیز ڈپلومہ کورس کے لئے بھی داخلہ ساتھ ہی شروع ہوگا۔

(پرنسپل نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ)

ناظمین اطفال توجہ فرمائیں!

حضور کے ارشاد کے پیش نظر تمام اطفال بلا استثناء اپنے غریب بھائیوں کی عید کی خوشیوں میں شامل ہوں اور غریب بھائیوں کے گھروں میں جائیں اور کچھ پھل اور مٹھائیاں غریب بچوں کو دیں

(سیکرٹری خدمت خلق مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ)

بازیافتہ گھڑی

مورخہ ۲۲ جون کو ریلوے پھاٹک سے غربی جانب پل کے قریب پٹڑی پر پڑی ایک کلائی گھڑی ملی ہے۔ جن صاحب کی ہو نشانی بتا کر خاکسار سے حاصل کرلیں۔

(سردار محمد سردار برادرز ٹیلرز افضل مارکیٹ گول بازار۔ ربوہ)

ناصرات الاحمدیہ کا سالانہ مرکزی امتحان

۱۳ جولائی ۱۹۸۴ء بروز جمعہ ناصرات الاحمدیہ کا سالانہ مرکزی امتحان ہوگا (انشاء اللہ) پرچے عنقریب تمام مجالس کو ارسال کر دیئے جائیں گے۔ ناصرات تیاری مکمل کرلیں۔

(سیکرٹری ناصرات مرکزیہ)

پیارے بچو!

سالانہ مقابلہ مضمون نویسی میں زیادہ سے زیادہ شریک ہوں اور معیاری اور خوشخط مقالے لکھ کر یکم جولائی ۱۹۸۴ء سے قبل مرکز میں ارسال فرمائیں۔

(سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

چندہ عام حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ از راہ کرم فوری طور پر ادا فرما دیجئے!

(ناظر بیت المال آمد)

خصوصی دعاؤں کی درخواست:

حضرت سیدہ اُمِّ متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی رقم فرماتی ہیں:-

"عزیزہ امۃ الجمیل کے پتہ کے اپریشن کی اطلاع شائع کی جاچکی ہے بہت کمزوری ہے احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ مکمل صحت کے لئے دعا کریں۔

اسی طرح بیگم صاحبہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب بھی بیمار ہیں۔ صحت بہت کمزور ہو چکی ہے ان کی صحت کے لئے بھی دعا کریں۔"

"ارشاداتِ عالیہ" (صفحہ اوّل سے آگے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر فرمایا:-

"اُن کی علامات سے یہ ہے۔ کہ دُنیا اپنے فکروں کے ساتھ اُن پر غالب نہیں آتی بلکہ وہ اُس کے سر پر ضرب مارتے ہیں اور اُس کے ہتھیاروں کی تیزی کو زائل کر دیتے ہیں اور اللہ پر توکل کرتے ہیں۔ اور اُن کی علامات سے یہ ہے کہ وہ اندھیری رات میں کھڑے ہوتے ہیں تاکہ اللہ کی رضا حاصل کریں۔"

(تذکرۃ الشہادتین (ترجمہ از عربی) صفحہ ۱۰۰)

پھر آپ فرماتے ہیں:-

"اور اُن کی علامات سے یہ ہے کہ وہ ایک قوم ہے جن کا تعلق خُدا کے ساتھ شدید ہوتا ہے جس میں کوئی نیزہ رخنہ نہیں ڈال سکتا۔ اور نہ ہی کوئی کاٹنے والی تلوار اور نشانے پر لگنے والا تیر۔ اور وہ نہیں مرتے مگر اِس حالت میں کہ وہ اللہ کے کامل فرمانبردار ہوتے ہیں۔"

(تذکرۃ الشہادتین (ترجمہ از عربی) صفحہ ۱۰۴)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

جدید ملبوسات کا
واحد مرکز
فائن ٹیلرز: کالج روڈ ربوہ

داخلہ شروع ہے!
الیکٹریشن اور ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشننگ ٹریڈز میں داخلہ شروع ہے۔ کلاسز ۷ ستمبر سے شروع ہوں گی۔ امتحان پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن لاہور لیتا ہے اور وہی سرٹیفکیٹ جاری کرتا ہے۔ بس کارڈ بھی بنوا کر دیا جاتا ہے۔
الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ

مردانہ، زنانہ، بچگانہ دیدہ زیب ملبوسات کا معیاری مرکز
علی گارمنٹس
ہمارے ہاں بچوں کے دیدہ زیب خوشنما ڈیزائنوں میں
ARMOUR, FITRITE, LEVIS, WHITECAT
کے سوٹ دستیاب ہیں
نیز سندھی چادریں نت نئے ڈیزائنوں میں دستیاب ہیں:-
علی گارمنٹس
پروپرائٹر محمد اشفاق:- گولبازار۔ ربوہ

خوشخبری
مردانہ جوتوں کی قیمت میں حیرت انگیز کمی
اہلِ ربوہ کی سہولت کے لیے مارشل شوز والوں کی جانب سے عید کی خوشی کے موقع پر خصوصی تعارفی سیل:-
نیا ماڈل نئی ورائٹی۔ گارنٹی شدہ پائیدار سٹائل اقصیٰ روڈ نزد ریلوے پھاٹک۔
منجانب:- مارشل شوز سرگودھا

برائلر (مرغ) کی قیمتوں میں خصوصی رعایت
مارکیٹ ریٹ: ~~24~~ روپے فی کلو
ہمارا ریٹ ہر خاص و عام کے لیے 20 روپے فی کلو
شادی و تقریبات کے لیے آرڈر بھی بک کیے جاتے ہیں
یونائیٹڈ پولٹری فارم ناصر آباد ربوہ

آرام دہ سفر کے متمنی مسافر صاحبان!
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ ہمارا ادارہ عرصہ دراز سے مختلف امور میں آپ کی خدمت میں پیش پیش ہے۔
اب ہم آپ کی خدمت میں ایک نئی انتظامیہ کے تحت خدمت کے پورے جوش اور ولولہ کے ساتھ ربوہ سے لاہور اور ربوہ سے راولپنڈی نیو خان روڈ نزد ایئر کنڈیشنڈ کوچز کی بکنگ بھی کیا کریں گے۔
امید کرتے ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی خدمت کیلئے ہمیں آپ کا تعاون حاصل رہیگا۔
نوٹ: جن احباب نے عید کے فوراً بعد کی بکنگ کرانی ہو وہ کم از کم چار یوم پہلے بکنگ کروائیں۔ نیز ہمیں اپنے آفس کے لئے ایک کلرک اور ایک مددگار کارکن کی ضرورت ہے خواہشمند احباب صدر محلہ کی تصدیق شدہ درخواستیں فوری بھجوائیں۔
والسلام
المصور ٹریول ایجنسی
فون: 493
برٹش ایئر ویز انفارمیشن آفس المحمود اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

Wrangler
Leede
کے ملبوسات
Leede
مختلف ڈیزائنوں و دیدہ زیب رنگوں میں حاصل کرنے کے لئے دوکان پر تشریف لا کر ملاحظہ فرمائیں
شکریہ!
پک اینڈ پے شاپنگ سنٹر
Pick & Pay
کالج روڈ۔ ربوہ: